# عیسائی بھائیوں کے لئے دعوتِ غور و فکر

انجینئر نوید احمد

پیشکش pdf format از www.hamditabligh.net

ملائیشیا کے سابق وزیرِ اعظم مہاتیر محمد کا یہ بیان کچھ روز سے زیرِ بحث ہے کہ یہودی باوجود اپنی قلیل تعداد کے دنیا کے اصل حکمران ہیں اور امریکہ اور یورپی یونین بھی ان کے زیرِ تسلط ہیں۔ امریکہ اور یورپی یونین کی طرف سے اس بیان پر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا گیا۔ مہاتیر محمد کا بیان ایک ایسی حقیقت ہے جو اب کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کئی عیسائی اسکالرز بھی اس حقیقت کا کھل کر اعتراف کر چکے ہیں۔ یہودی صرف خود کو شرفِ انسانیت پر فائز سمجھتے ہیں اور بقیہ تمام انسانوں کو gentiles قرار دے کر ان کا استحصال کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر عیسائی برادری سے تو ان کے عقائد کے اعتبارات سے شدید اختلافات ہیں اور وہ عیسائیوں سے شدید بغض رکھتے ہیں۔ مثلاً مسلمان اور عیسائی دونوں ہی :

1- حضرت عیسیٰؑ کی بغیر والد کے معجزانہ پیدائش کے قائل ہیں۔

2- حضرت عیسیٰؑ کو اعلیٰ ترین حسی معجزات عطا کیے جانے کے قائل ہیں جن میں مُردوں کو زندہ کرنا، مادر زاد اندھوں کو بینا کرنا، کوڑھی کے مریض کو شفایاب کرنا، مٹی سے بنائے ہوئے پرندے میں پھونک مار کر جان ڈال دینا وغیرہ شامل ہیں۔

3- حضرت عیسیٰؑ کے نبی برحق ہونے کے قائل ہیں۔

4- حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کے قائل ہیں۔

5- قربِ قیامت حضرت عیسیٰؑ کے دنیا میں دوبارہ نزول کے قائل ہیں۔

اس کے بالکل برعکس یہود کے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں نظریات حسبِ ذیل ہیں:

1- حضرت عیسیٰؑ حضرت مریم کی ناجائز اولاد تھے (معاذ اللہ)

2- حضرت عیسیٰؑ نے معجزات نہیں بلکہ جادو کے شعبدے دکھائے (نعوذ باللہ من ذٰلک)

3- حضرت عیسیٰؑ جادو کا علم سیکھنے کی وجہ سے مرتد ہو گئے (معاذ اللہ)

4- حضرت عیسیٰؑ مرتد ہونے کی وجہ سے واجب القتل قرار دیئے گئے (معاذ اللہ)

اس اختلاف کی وجہ سے یہود کبھی بھی عیسائیوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ یہود کی سازش سے عیسائیوں میں پروٹسٹنٹ فرقہ کی بنیاد پڑی اور اس فرقہ سے یہود نے سودی لین دین کے جائز ہونے کا فیصلہ حاصل کیا۔ سودی قرضوں کے ذریعہ یہود نے عالمِ عیسائیت کو جکڑ لیا اور آج امریکہ جیسا ملک یہودی بینکرز کا سب سے بڑا مقروض ہے۔ اپنے مالی وسائل کی بنیاد پر یہود نے مغربی میڈیا پر قبضہ کر رکھا ہے اور عالمِ عیسائیت میں اسلام دشمنی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ عیسائیوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد سے قبل مشرقِ وسطیٰ میں ایک مضبوط و مستحکم یہودی ریاست کا قیام ناگزیر ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ آج عالمِ عیسائیت اسرائیل کی ناجائز ریاست کا اصل محافظ ہے۔ عراق و افغانستان میں عیسائیوں کا مالی و جانی نقصان ہو رہا ہے لیکن Greater Israel کے حوالے سے یہودی عزائم کی تکمیل ہو رہی ہے۔ عیسائیوں کو اس نکتہ پر غور کرنا چاہیئے کہ عقائد کے اعتبار سے ان کی مسلمانوں کے ساتھ تو ہم آہنگی ہو سکتی ہے لیکن یہود کے ساتھ نہیں۔ سورۃ المائدہ کی آیات ۸۲-۸۳ میں فرمایا گیا کہ :

"تم تمام لوگوں میں مسلمانوں کے لئے محبت کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب اُن لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں

یہ اس لئے کہ ان میں خدا ترس علماء اور راہب ہیں جو تکبر نہیں کرتے۔ جب وہ قرآن سنتے ہیں تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آتی ہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے حق کی معرفت حاصل کر لی۔''

قرآنِ حکیم میں بیان شدہ اس حقیقت کا ثبوت بار بار سامنے آتا رہا۔ دورِ نبوی ؐ میں حبشہ کے عیسائی بادشاہ نجاشیؒ کے سامنے جب حضرت جعفر طیارؓ نے سورۂ مریم کی ابتدائی ۳۶ آیات تلاوت کیں تو شاہِ نجاشیؒ کی آنکھوں سے آنسو اُمڈ آئے اور انہیں قرآن اور صاحبِ قرآن جناب نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر حبشہ سے 70 عیسائیوں کا وفد مکہ آیا، انہوں نے قرآن سنا اور ایمان لے آئے اور اللہ نے ان نیک بختوں سے دہرے اجر کا وعدہ فرمایا (القصص آیت :54)۔ روم کے عیسائی فرماں روا قیصر نے اسلام تو قبول نہ کیا لیکن نبی اکرم ؐ کے برحق ہونے کا بھرے دربار میں اعتراف کیا۔ مصر کے عیسائی بادشاہ مقوقس نے نبی کریم ﷺ کے قاصد کا اکرام کیا اور دیگر تحائف کے علاوہ ماریہ قبطیہؓ کو کنیز کے طور پر بھیجا جن سے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم پیدا ہوئے۔ موجودہ دور میں فرانس کے عیسائی سرجن ڈاکٹر موریس بوکائے نے عربی زبان سیکھی تا کہ قرآنِ حکیم کو براہِ راست سمجھ سکے اور پھر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اس نے کتاب لکھی ''قرآن، بائبل اور سائنس'' جس میں اس نے سائنس کے کئی شعبہ جات میں جدید تحقیق کے حوالے سے ثابت کیا کہ موجودہ بائبل میں بیان شدہ کئی باتیں جدید سائنسی تحقیق سے متصادم ہیں جبکہ اس کے برعکس جدید سائنس قرآن میں بیان شدہ حقائق کی تصدیق کرتی جا رہی ہے۔ امریکہ میں مائیکل ہارٹ نے تاریخِ انسانی سے 100 عظیم انسانوں کا انتخاب کیا اور "The hundred" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس نے ان انسانوں کی درجہ بندی کی اور نمبر ایک پر ذکر کیا جس ہستی کا وہ ہیں نبی کریم ﷺ فِدَاہُ اُمِّی وَ اَبِی۔ اس نے آپ ﷺ کو عظیم ترین انسان قرار دینے کی وجہ یہ بتائی کہ :

''آپ ؐ تاریخِ انسانی میں وہ واحد انسان ہیں جو بیک وقت مذہبی اور سیاسی دونوں میدانوں میں یکساں طور پر کامیابی کی بلند ترین منزل پر فائز ہیں۔''

قربِ قیامت سے متعلق احادیثِ مبارکہ میں یہ پیشنگوئیاں موجود ہیں کہ حضرت عیسیٰ ؑ کی آمد پر مسلمان اور عیسائی ایک ہو جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ ؑ انسانیت کے اصل دشمن یعنی یہود کے خلاف فیصلہ کن کاروائی کے لئے مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک جھنڈے تلے جمع فرمائیں گے۔ یہودی آج دنیا بھر سے یہود کو مشرقِ وسطیٰ میں جمع کر کے Greater Israel بنانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ ہی علاقہ ان کا Greater Graveyard بن جائے گا۔ قرآن نے قربِ قیامت یہود کے ایک علاقہ میں جمع ہونے کی خبر ان الفاظ میں دی فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا (جب آخرت کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا ہم تمہیں لپیٹ کر لے آئیں گے۔ بنی اسرائیل آیت :104)۔ جس قوم نے بھی اللہ کے رسول کو جھٹلایا اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ قومِ نوحؑ، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ لوطؑ، قومِ شعیبؑ اور آلِ فرعون اس حقیقت کی عبرتناک مثالیں ہیں۔ یہود نے عیسیٰ ؑ کی رسالت کا انکار کیا لیکن اللہ نے ان کو اس لئے مہلت دی کہ یہ عیسیٰ ؑ سے قبل کے پیغمبروں اور الہامی کتابوں پر ایمان کے دعویدار تھے۔ یہود نے مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا اور آج بھی عیسیٰ ؑ کے بارے میں اپنے گمراہ کن نظریات پر قائم ہیں۔ اسی لئے ان پر حضرتِ عیسیٰ کے ہاتھوں عذابِ ہلاکت آئے گا۔ یہود مشرقِ وسطیٰ میں جمع ہو کر عظیم اسرائیلی ریاست بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں لیکن اصلاً یہ جمع ہونا ان کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ وَمَكَرُوا وَ مَكَرَ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔